روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 9-اپریل 1999ء - 21 ذی الحجہ 1419 ہجری - 9- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 78

نرمی زینت عطا کرتی ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کسی چیز میں جتنی نرمی ہو وہ اتنی ہی اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتی ہے - اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بد نما ہو جاتی ہے -

(صحیح مسلم کتاب البروالصلہ باب فضل الرفق)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں۔ جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے واسطے دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہو جاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ برکات' فیوض اور نصرت الٰہی کو دیکھتا ہے اور اخلاق فاضلہ کا برتاؤ دیکھتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہی ہوتا اور خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہی ہوتا تو اس کی یہ نصرت اور تائید تو ہرگز نہ ہوتی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 610)

اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے۔ اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ سچی تعلیم اور پاک ایمان کا اثر اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے۔

درجہ کمال کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک تعظیم لامراللہ' دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ امر اول کا تعلق تو دل سے اور خدا سے ہوتا ہے جس کو یکایک ہر کوئی نہیں جان سکتا۔ دوسرا پہلو چونکہ خلقت سے تعلق رکھتا ہے اور اول ہی اول انسان کی نظر انسانی اخلاق پر پڑتی ہے اس واسطے اس خلق کا کمال ایک بڑا بھاری اور شاندار معجزہ ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے کئی ایک نمونے پائے جاتے ہیں کہ بعض لوگوں نے محض آپؐ کے اخلاقی کمال کی وجہ سے اسلام قبول کیا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 501-502)

معلم اخلاق

معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ جب میں حضورؐ کی خدمت میں (قبول اسلام کے لئے) حاضر ہوا مجھے اسلام کی بہت سی باتیں سکھائی گئیں اور ایک بات جو مجھے سکھائی گئی وہ یہ تھی کہ حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ جب چھینک لو تو الحمد للہ کہو اور جب کوئی دوسرا چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہا کرو۔ معاویہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا تو میں نے نماز ہی میں یرحمک اللہ کہہ دیا اور بڑی اونچی آواز سے کہا۔ دوسرے نمازی (میری آواز سن کر) مجھے گھورنے لگے جیسے اپنی نظروں سے مجھ پر تیر برسا رہے ہوں مجھے یہ بہت برا لگا اور میں (نماز ہی میں) بولا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے مجھے یوں کنکھیوں سے کیوں گھورتے ہو۔ میرا یہ کہنا تھا کہ نمازی سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے اور ساتھ ہی وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے تھے تب میں سمجھا کہ وہ مجھے چپ کراتے ہیں تو میں چپ ہو گیا جب حضورؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز میں کون بولتا تھا تو آپؐ سے (میری طرف اشارہ کرکے) عرض کیا گیا کہ یہ بدو۔ اس پر حضورؐ نے مجھے اپنے قریب بلایا اور میرے ماں باپ آپؐ پر قربان حضورؐ نے مجھے مارا نہ جھڑکا نہ گالی دی بس یہ فرمایا "نماز قرآن کی تلاوت اور اللہ جل شانہ' کے ذکر کے لئے ہوتی ہے اس لئے جب تم نماز پڑھو تو تمہاری حالت بھی اس کے مطابق ہونی چاہئے" معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک حضورؐ سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ علم سکھانے والا کوئی اور نہیں دیکھا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب تشمیت العاطس)

جماعت کو صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اغراض سے اخلاق پیدا نہیں ہوا کرتے۔ اغراض سے اخلاق مرجایا کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی کی خدمت کریں اور غرض کوئی احسان جتانا ہو یا زیر نگیں کرنا ہو یا فائدے اٹھانا ہو تو کلام الٰہی ایسی ساری خدمتوں کو رد کر دیتا ہے کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں' ان کو خدمت کہنا ہی حماقت ہے۔ پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فکر نہ کریں کہ اس مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو کیسے اخلاق کی ضرورت ہے۔ ان اخلاق کی طرف توجہ دیں جو روز مرہ دلوں کو کھینچنے والے ہوں خواہ مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو بلایا گیا ہو یا نہ بلایا گیا ہو (-)

پس یہ وہ پیغام ہے بنیادی جسے مجالس شوریٰ میں شامل ہونے والے احمدی خوش نصیبوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ووٹ کی خاطر کبھی اخلاق نہیں بنانے۔ اگر یہ تاثر دے کر کہ تم منتخب ہونے کے حقدار ہو اور اہلیت رکھتے ہو' لوگوں سے چاپلوسی کی باتیں کرو گے' نرمی کی گفتگو کرو گے تو تمہارا (-) اخلاق سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس نتیجے میں اگر تم مجلس شوریٰ کے ممبر چنے جاؤ گے تو اس ممبر کی خدا کے نزدیک کوئی بھی حیثیت نہیں محض دکھاوے کے لئے اور اپنا جلوہ دکھا کر واپس چلے جاؤ گے اور نہ تمہاری ذات کو کوئی فائدہ پہنچے گا' نہ جماعت کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ جماعت کو ایسے صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشے رکھتے ہوں اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی' بدکلامی ان کے قریب تک نہ آئے اور دل کی سختی سے نا آشنا ہوں۔ خوبصورت گفتگو' احسن کلام اور نرم دلی سے ہر طرف نگاہ کرنا ان کی فطرت ہو اور اگر یہ فطرت نہیں ہے تو اسے بنانے کی کوشش کرو یہ وہ دوسری ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

(از خطبہ 28- مارچ 1997ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 16

توبہ کی علامت

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ عرض کیا گیا توبہ کی علامت کیا ہے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی توبہ کی علامت ہے۔ (الدر المنثور جلد1 ص 261)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ اب یہاں دوڑ کر چلنا' چل کر آنا اور اس کو واپس پا کر خوش ہونا یہ اس مضمون کو ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔ جو اس کی خاطر کچھ قربانی کرتا ہے اللہ اس قربانی سے بہت بڑھ کر اس سے پیار کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔

اب ندامت اور پشیمانی تو اتنا مشکل کام ہے ہی نہیں کہ کسی بندے کے اختیار سے بڑھ کر ہو۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ندامت اور پشیمانی سے وقتی طور پر انسان ایک گناہ سے رکتا ہے مگر پھر بعض دوسری انسانی کمزوریوں کی وجہ سے وہ پھر اس میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ خطرہ ہے ورنہ ندامت اور پشیمانی کو اختیار کرنا تو کوئی مشکل کام نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود(-) اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں 'غرض قانون دو ہیں۔ ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے۔ یعنی ان کی فطرت کو نور تو بخشا گیا ہے مگر وہ نور ایک ہی سمت میں رواں ہونے والا نور ہے جس کو بدلنے کا ان کو اختیار نہیں ہے "وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کر سکتے" فرشتوں کے متعلق آپ کو سارے قرآن کریم میں یا احادیث میں کہیں یہ معلوم نہیں ہو گا' یہ ذکر نہیں ملے گا کہ فرشتے نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ جس نور سے بندھے ہوئے مامور ہیں وہی نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا۔ اس میں ایک ذرہ بھی وہ اضافہ نہیں کر سکتے۔

"دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے' ازلی اور اٹل ہیں اس لئے آسمان کا قانون زمین پر نہیں آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ انسانی خطاکاریاں اگر توبہ سے ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں۔ کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں۔ انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے۔"

یہ وہی مضمون ہے جس کے متعلق میں نے پہلے تنبیہ کی تھی کہ خوف یہ ہے کہ توبہ تو کر لو اور پھر اسی گناہ میں یا اس سے ملتے جلتے یا کسی اور گناہ میں مبتلا ہو جاؤ۔ فرمایا "اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں" اور اس میں بعض افراد' خاص طور پر پیش نظر رہنے چاہئیں۔ بعض افراد تو ایسے ہوتے ہیں کہ عزم صمیم کے ساتھ جب ایک دفعہ توبہ کر لیں تو پھر پہلے گناہوں کی طرف منہ کبھی نہیں کرتے مگر بکثرت میں جانتا ہوں ایسے انسان موجود ہیں جو توبہ تو سچی کرتے ہیں ندامت و پشیمانی میں تو کوئی شک نہیں مگر بعض عناصر کی وجہ سے جو بعض دفعہ ورثہ میں ان کو ملتے ہیں' بعض دفعہ بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں' بعض دفعہ بعض گناہوں کا عادی ہو جانے کے بعد ان عادتوں کو چھوڑنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ ان سب کا ذکر ہے جو اب حضرت مسیح موعود(-) فرما رہے ہیں۔

"حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کر کے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں" جب گناہ سرزد ہو ندامت اور پشیمانی دوبارہ آجائے ایسا گناہ جس میں ندامت اور پشیمانی نہ ہو وہ گناہ تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس کا ذکر نہیں چل رہا۔ فرمایا کہ جب گناہ میں دوبارہ مبتلا ہوتے ہیں اسی وقت اپنی کمزوری پر اطلاع پا جاتے ہیں کہ ہم کیسے عاجز اور کمزور بندے ہیں اور جب تک ان کمزوریوں کو دور نہیں کریں گے جن کی بنا پر یہ گناہ سرزد ہوتا ہے اس وقت تک ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی توقع رکھ سکتے ہیں مگر یقین نہیں کر سکتے کہ ہمیں بخشا جائے گا۔ یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ "یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانوں کی فطرت چاہتی ہے سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتے کا خاصہ نہیں۔ پھر وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو۔"

پھر حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے" "یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈال دے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خُلق اس میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے۔"

اب جو گناہ بخشنے کا خُلق اللہ تعالیٰ میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کا ایک موقع نکالا جائے۔ یہ مضمون ایسا الجھا ہوا ہے کہ اس کے اوپر آریوں کے ساتھ اور دیگر مذاہب کے سرکردہ سربراہوں کے خلاف جنہوں نے اسلام پر حملے کئے تھے حضرت مسیح موعود(-) نے بہت کچھ لکھا اور ایک باقاعدہ جہاد ان کے خلاف شروع کیا اور ساری عمر جاری رکھا۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کو یہاں کھولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کا اگر گناہ بخشنے کا خُلق نہ ہوتا تو پھر آریوں کی یہ بات درست تھی کہ اللہ بخش ہی نہیں سکتا اور عیسائیوں کا یہ خیال بھی درست ثابت ہوتا کہ اللہ بخش نہیں سکتا۔ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود(-) قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ اصرار فرماتے رہے کہ اللہ بخشنے پر قادر ہی نہیں بلکہ بخشنا اس کا خُلق ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ خُلق اگر خدا کا نہ ہوتا تو بندوں میں خدا کی صفات کیسے ودیعت ہوتیں۔ اگر بندہ بخش سکتا ہے تو اس میں بخشنے کی صفت آئی کہاں سے ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ بندہ بخش سکتا ہے۔ ساری دنیا میں ایک عام تجربہ ہے کہ انسان جس کو بخشنا چاہے بخش سکتا ہے بلکہ بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ نرمی بھی دکھا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اندر ضرورت سے زیادہ کوئی صفت بھی موجود نہیں اور انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے بخشنے میں ضرورت سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو یہ بخشش اس کو ملی کہاں سے ہے۔ اسکی فطرت میں کیسے ودیعت ہوئی۔ اگر خالق کی فطرت میں نہیں تھی تو بندے کو بخشنے کی استطاعت ہونی ہی نہیں چاہئے تھی۔ یہ مضبوط دلیل تھی جس کو حضرت مسیح موعود(-) نے (دین) کی مدافعانہ تلوار کے

باقی صفحہ 7 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات 23- دسمبر 94ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

نظام تعلیم کے بارے میں ایک اہم سوال

اس سوال پر کہ نظام تعلیم کے بارہ میں آج کل ماہرین کی یہ بحث چل رہی ہے کہ کون سا نظام تعلیم اچھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچوں کو ان کی قابلیت کے اعتبار سے گروپ بنا کر پڑھانا چاہئے۔ اس سے زیادہ اچھے نتائج نکلیں گے دوسرے کہتے ہیں کہ نہیں بچہ استاد کی بجائے دوسرے بچوں سے زیادہ سیکھتا ہے اس لئے دوسرے بچوں کے ساتھ ملا کر پڑھانا چاہئے تو دینی اصولوں کے پیش نظر کون سا نظام تعلیم بہتر ہے۔ حضور انور نے جواباً فرمایا یہ جو پہلا اصول ہے یہ دراصل ناٹسی (نازی) اصول کے بہت قریب ہے۔ اگرچہ اسے نازی ازم نہیں کہہ سکتے لیکن Racism اور فاشزم کی بنیادیں اسی اصول پر قائم ہیں۔ چھوٹے گروپ کی بجائے ایک بڑا گروپ ہو جو زیادہ Talanted ہو وہ آئے تاکہ اس سے سپرمین پیدا ہوں۔ یہ نہایت ہی خوفناک اور ہولناک تصور ہے۔ جس کے خلاف پوری جدوجہد کرنی چاہئے۔

امیر اور غریب بچوں کے حصول تعلیم کا فرق

اگر Selected لڑکوں کی تعلیم الگ کی جائے جو بعض دفعہ تو ازخود علیحدہ ہو ہی جاتی ہے اس کا ہم ازالہ نہیں کر سکتے مثلاً امیر لوگوں کے لئے زیادہ مہنگے سکول اور کالج ہیں جہاں زیادہ مہنگے طریقے استعمال کرکے پڑھائی کے معیار کو بلند کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ فی استاد طلباء کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے جب کہ ٹکسالی سکولوں میں بعض دفعہ سو سو بعض دفعہ دو دو سو لڑکے بھی ہوتے ہیں ان کے کئی کئی Sections ہوتے ہیں تو ان کو سنبھالا نہیں جا سکتا۔ بھیڑ بکریوں کی طرح ان کو ڈربوں میں داخل کیا جاتا ہے اور عملاً استاد کا ان کی پڑھائی میں بہت کم دخل ہوتا ہے پس یہ سلسلہ تو چل ہی رہا ہے اور یہ کوئی اچھی بات نہیں مگر غریب ملکوں کے لئے مجبوری ہے۔ اور جو صاحب توفیق امیر لوگ ہیں ان کے بچوں کو الگ پڑھا رہے ہوں تو ان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن اس میں بھی Talent کا فرق پھر بھی آپس میں رہتا ہے کیونکہ امارت اچھے سکول تو دلوا دیتی ہے لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ امیر لوگوں کے بچے Talented ہی ہوں تو وہ اعتراض وہاں پیدا نہیں ہوتا یعنی Selected طلباء ہونے کے باوجود، بہتر نظام تعلیم میسر آنے کے باوجود پھر بھی ان میں بے وقوف، گدھے اور کئی قسم کے لوگ شامل ہوتے ہیں یعنی غیر محنتی اور غیر سنجیدہ۔ اس کے برعکس جن کو آپ کہہ رہے ہیں عام بھیڑ بکریوں کی طرح بنا ہوا سکول، اس میں بڑے بڑے Talanted لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

غیر ملکی یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم کے نقصانات

پس وہ خرابی (یعنی بھیڑ بکریوں کی طرح بند ہونے کی) وہاں نہیں ہے لیکن ایک اور قسم کی خرابی ہے کہ پھر ان لوگوں میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ایسے سکولوں میں پڑھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہم بڑے قابل ہیں ہم وہ بادشاہ بنائے جا رہے ہیں جنہوں نے آئندہ اس ملک پر حکومت کرنی ہے اور ان کے گروپ بنتے ہیں اور پھر وہ آگے آکر سیاست میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر وہی ماں باپ ان کو آکسفورڈ یا کیمبرج یا ہارورڈ یا اسی قسم کی دوسری یونیورسٹیوں میں بھیجتے ہیں اور ان یونیورسٹیوں کے جو نشان یعنی ٹھپے ہیں وہ گویا ان کو حکومت کا اہل بنا دیتے ہیں۔ پس یہ طرز تعلیم جو ہے یہ بھی اپنے اندر بہت سے نقصانات رکھتی ہے اور ان نقصانات سے خالی نہیں جو ہمیشہ ہی خاص لوگوں کو اکٹھا کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔

مافیا کے پیدا کردہ خطرناک رجحانات

جہاں تک Talent کا تعلق ہے اگر آپ Talented کو ایک طرف کر دیں اور ان کی طرف خصوصی توجہ بھی دیں تو وہ جو نازی تصور ہے وہ کچھ نہ کچھ دوسرے پہلو میں بھی شامل ہے وہ اس میں بڑے زور کے ساتھ غیر معمولی قوت کے ساتھ ابھرے گا اور کچھ دیر کے بعد ایسے سنابز پیدا ہونے لگ جائیں گے اور ان کے آپس میں تعلقات ان کو ایک دوسرے کو سپورٹ دیں گے۔ جس طرح بعض مافیاز ملکوں پر قبضہ کر لیتی ہیں مثلاً فری میسنز نے انگلستان کی سیاست پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اگرچہ ظاہر یہ نظر نہیں آتا لیکن کئی دفعہ ایسے پروگرام آجاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ سیاست میں اوپر آنے کے لئے بھی کچھ میسنز کے ساتھ تعلق ہونا بڑا ضروری ہے۔ اور کم لوگ ہیں جو اس کے بغیر اوپر ابھرتے ہیں ورنہ وہ تعلق والے ہی اوپر آتے ہیں اور یہ باتیں ایک اور رخ پر چل پڑتی ہیں اور ایسے گروہوں کو پھر مافیا کا قابو کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے یعنی ان کا ایسے تعلیمی نظام میں عمداً ایسی باتیں داخل کروانا جو ان کے مزاج کو ایک خاص مزاج بنائیں اور پھر وہ مزاج آئندہ قوم کا مزاج بنانے والا بن جائے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے اور وہ سارے خطرات جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اس میں مضمر ہیں۔

دنیا کا بہترین نظام تعلیم

جاپانی نظام تعلیم اس وقت دنیا کا بہترین نظام تعلیم ہے۔ جاپانیوں نے ہر بچہ کا یہ حق قرار دیا ہے کہ استاد اس میں اخلاقی قدریں پیدا کرے۔ آپ ان کی اخلاقی قدروں کو پڑھیں جو ان کے نظام تعلیم کا جزو بن چکی ہیں اور شروع سے ہی داخل ہیں تو آپ کو یوں لگے گا کہ کسی نے قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرکے پھر یہ تصورات ان کے سامنے رکھے ہیں اس لئے کہ یہ فطرت صحیحہ ہی ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ الہام نہ بھی ہو تو اگر انسان فطرت میں تعصبات سے پاک رہے اور اس کو فطرت پر اثر انداز نہ ہونے دے تو دل کی جو آواز ہے وہی روشنی والی آواز بن کر اٹھے گی۔ اگرچہ انسان شریعت تو نہیں بنا سکتا کئی خامیاں رہ جاتی ہیں مگر مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سرشت کے لحاظ سے صاف فطرت والا اور روشن ضمیر بنایا ہے اور اس پہلو سے جاپان اس بات پر گواہ ہے کہ انہوں نے تعصبات سے پاک ہو کر جو نظام تعلیم بنایا ہے اس میں وہ ساری خوبیاں ہیں جو اسلامی نظام تعلیم میں تھیں لیکن مسلمانوں نے ان کو اپنایا نہیں۔

جاپان میں بچوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے اس میں ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ (طلباء کی کلاس کی) تین چار سے زیادہ اوسط نہ بنے۔ تعلیم کا جو آئیڈیل نظام انہوں نے بنایا ہوا ہے وہ غالباً یہی ہے لیکن زیادہ سے زیادہ اگر نسبت بڑھتی ہے تو نو دس تک پہنچتی ہے اس سے زیادہ نہیں لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اصل تعلیم یہ ہے کہ تین۔ چار پانچ، سات یعنی اس دائرہ کے اندر رہی رہے (اسے چند کا دائرہ کہتے ہیں) چند کے دائرہ میں ہی استاد کی توجہ مبذول رہے اور اگر وہ پھیلے گی تو پھر بچوں کو نقصان پہنچے گا۔ تو صرف Talent تقاضا نہیں کرتا بلکہ ہر انسان تقاضا کرتا ہے۔

روشن دماغی کے متفرق محرکات

پھر Talent کا جو قصہ ہے یہ بھی بہت مشکوک ہے بہت سے ایسے بچے جن کو لوگ non-Talented کہتے ہیں ان بچوں کا فتویٰ کون دے گا۔ یہ جو آج کل ٹیسٹ لئے جاتے ہیں یہ تو بہت defective ہوتے ہیں ان میں بہت سی باتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور پھر ٹیسٹ لینے کے طریقے بدلتے بھی رہتے ہیں اور پھر اس میں disadvantage یعنی ایک نقصان یہ بھی ہے کہ جن بچوں کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے ان کی بیک گراؤنڈ الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض ایسے سکولوں سے آتے ہیں جن میں خاص طور پر ان چیزوں کی طرف توجہ دے کر ان کو پہلے سے ہی گویا کہ متنبہ کر دیا جاتا ہے اور وہ تیار ہوتے ہیں اس قسم کی باتوں کے لئے۔ بعض سادہ سکولوں سے آتے ہیں ان میں اس قسم کی تیاریاں نہیں ہوتیں۔ پھر بعض بچے ایسے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں جو غریب ہیں اور وہاں روزمرہ کا جو تذکرہ ہے وہ روشن دماغی پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ بچے روشن دماغ ہوں بھی تو روشنی نہ پڑے تو کیسے چمکیں گے۔ پس اتنے زیادہ متفرق محرکات موجود ہیں کہ ان کے نتیجہ میں انسان کا یہ فیصلہ کرنا کہ فلاں Talented ہے اور فلاں نہیں ہے یہ بہت ہی ناقص طریق ہے۔ اس میں بہت سے سقم باقی رہیں گے۔

انسانی نفسیات کے الجھے ہوئے معاملات

بہت سے بچے محض غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جائیں گے اور اسی سے پھر Class distinction پیدا ہو جائے گی۔ خواہ وہ racist کی طرف لے کر جائے یا کلاس ڈس ٹنکشن کی طرف لے کر جائے یہ خرابیاں اس میں موجود رہیں گی اور وہ بیچارے جو دوسرے سکولوں میں جاتے ہیں ان کو نفسیاتی طور پر نقصان پہنچے گا۔ وہ ایک Complex کی حالت میں زندگی بسر کریں گے۔ ان میں سے کئی ایسے ہوں گے جو انتقامی جذبے لے کر پلیں گے۔ اور ان کے distorted الجھے ہوئے پیچ در پیچ خیالات بہت خطرناک انتقامی کارروائیوں پر منتج ہو جایا کرتے ہیں کئی ڈکٹیٹر ہیں جن کے پس منظر کا آپ جائزہ لیں تو ان کے بچپن میں اسی قسم کے احساسات محرومی کو ان کی تخلیق میں داخل پائیں گے۔ احساسات محرومی کے نتیجہ میں ان کے اوپر جو اثرات پڑے ہیں اس سے وہ، وہ بنے جو انہوں نے بننا تھا جس کا انتقام انہوں نے دو یا چار آدمیوں سے نہیں لیا جو (ان کے احساس محرومی کے) ذمہ دار تھے بلکہ اپنی ہی قوم کے لاکھوں نہیں بلکہ دوسری قوموں کے بھی

باقی صفحہ 6 پر

سعود احمد خان صاحب ایم-اے

ایک نیک نام اور کامیاب احمدی ہیڈ ماسٹر

چوہدری مقصود علی خان

محترم چوہدری مقصود علی خان جماعت احمدیہ دہلی کے نہایت ہی شریف النفس خاموش طبع مرنج و مرنجان ایک بزرگ فرد تھے۔ وہ دہلی میں مسلمانوں کے سب سے بڑے ہائی سکول اور قدیمی تعلیمی ادارے کے ربع صدی تک ہیڈ ماسٹر رہے۔ یہ سکول بھی دہلی کا ایک تعلیمی ادارہ تھا جس کو نواب غازی الدین خان آصف جاہ دکن نے اپنے مرنے سے قبل اپنے مقبرہ کی عمارت اور مسجد کے ساتھ تعمیر کرایا تھا۔ مدرسہ 1792ء میں قائم ہوا 1882ء میں اینگلو عربک کے نام سے ہائی سکول بنا دیا گیا۔ اس صدی کے شروع میں پہلے انٹر کالج بنا اور پھر ڈگری کالج ہوا۔ ہائی سکول بننے سے قبل سر سید احمد خان۔ ڈپٹی نذیر احمد' مولوی محمد حسین آزاد۔ منشی ذکاء اللہ اور مولانا الطاف حسین حالی کسی نہ کسی حیثیت سے اس مدرسہ سے وابستہ رہے تھے۔

محترم چوہدری مقصود علی خان دہلی کے نواح میں حسن گڑھ گاؤں ضلع رہتک کے رہنے والے تھے۔ دہلی میں بغرض تعلیم آئے اور سینٹ سٹیفن کالج سے ایم اے حساب کے مضمون میں پاس کیا۔ پھر اینگلو عربک انٹر کالج میں پڑھایا۔ اس کے بعد لاہور کے ٹریننگ کالج سے بی ٹی کر کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بنے۔ لاہور میں محترم چوہدری رحمت خان صاحب؛ چوہدری فضل احمد صاحب اور چوہدری علی اکبر صاحب کے ساتھ یہ ٹریننگ حاصل کی تھی۔ اور یہ چاروں احمدی بزرگ تعلیمی خدمات میں بڑی نیک نامی کے ساتھ شہرت کے مالک ہوئے۔

چوہدری مقصود علی خان نام کے چوہدری تھے ورنہ چوہدریوں والی کوئی بات ان میں نہ تھی۔ نہ وہ اکڑ فوں اور نہ وہ سج دھج نہ طمطراق۔ نہایت سادہ طبیعت کے آدمی تھے۔ ہیڈ ماسٹر ہوتے ہوئے لباس بھی سادہ ہوتا تھا۔ سوٹ اور اچکن (شیروانی) دونوں لباس استعمال کرتے لیکن نہایت سادگی کے ساتھ ڈھیلے ڈھالے اور استری کی بھی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ڈسپلن کے بہت پابند تھے۔ اور اساتذہ کو بھی اپنے کردار کے رعب سے اپنے رنگ میں رنگین کیا ہوا تھا۔ اس لئے طلبہ ان کے نظام سے سرمو فرق کرنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ سفارش یا وہ چیز جس کو آج کل اپروچ Approach کہا جاتا ہے اور خوشامد ان کی اردو لغت اور انگریزی کی ڈکشنری سے خارج الفاظ تھے۔ جس کو سزا کا مستحق پاتے ضرور سزا پاتا مگر اتنی مناسب کہ سفارش کرانے والا اور کرنے والا دونوں ان کے پاس جانے سے شرم محسوس کریں اور نہ ہی سزا دینے والے کا اس کی سختی سے دل دھڑکے۔ جرمانہ کرتے نہ تھے اگر کرتے تو اتنا تھوڑا کہ ضرور وصول کیا جائے اور کسی کو معاف کرانے یا کرنے کا خیال تک نہ آئے البتہ طالب علم کے ریکارڈ میں ضرور آ جائے۔ بڑی رقمیں اول تو ادا ہوتی نہیں اور معاف کروالی جاتی ہیں۔ اور اگر ادا ہو بھی جائیں تو طالب علم کا کیا نقصان بار تو والدین کی جیب پر پڑا۔ اور پیسے والا ہنستے کھیلتے اس کو ادا کر بھی دے تو بچہ کی اصلاح تو نہیں ہوئی بلکہ تاثر یہ ہوا کہ سکول نے پیسہ جمع کرنے کا ایک بہانہ بنا لیا ہے۔ بچوں کی کردار سازی یا سیرت نگاری سے کیا غرض۔

دو جرم چوہدری مقصود علی خان صاحب کے نزدیک بہت سنگین تھے۔ ایک استاد سے گستاخی دوسرے لڑکوں کا کلاس میں ہاتھا پائی کرنا۔ ہر حال میں استاد کا احترام قائم فرماتے تھے۔ خواہ استاد کی کسی کمزوری سے طالب علم کو شہہ ملی ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعد میں استاد کی اصلاح کی بھی ان کو کارروائی کرنی پڑے لیکن طلبہ کے سامنے کسی طالب علم یا اس کے سرپرستوں کی استاد سے گستاخی ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ اسی لئے استاد بھی دل وجان سے ان کے ساتھ تعاون کرتے تھے اور ان کے ڈسپلن کا احترام کرتے تھے۔ اور لڑکوں سے کرواتے تھے سزا کے سلسلہ میں خواہ ان کا اپنا رشتہ دار اس کی زد میں آ رہا ہو پرواہ نہ کرتے تھے۔

اساتذہ طلبہ کو پڑھائی کے سلسلہ میں بھی ان کے پاس سزا کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ وہ دو بیدیں ہتھیلیوں پر مارتے تھے۔ ہوم ورک نہ کرنے۔ کتاب نہ لانے یا نوٹ بک نہ لانے پر بھی یہی سزا ہوتی جو لڑکے بار بار ان کے پاس بھیجے جاتے ان کو نگاہ میں رکھتے اور ٹوک دیا کرتے تھے کہ اگر سزا ہی کھانی ہے تو سکول چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ یہ تو علم و تہذیب سیکھنے کی جگہ ہے جیل خانہ تو نہیں۔ اس لئے طلبہ یہی چاہتے تھے کہ استاد خود سزا دیں لیں ان کے پاس نہ بھیجیں۔ حالانکہ استاد کی سزا سخت ہوا کرتی تھی۔ طلبہ ان کی دو بیدوں کے علاوہ ان کی نگاہوں میں بحیثیت کام چور ہونے کی بدنامی کو سخت ترین سزا سمجھتے تھے۔ بعض اوقات کلاسوں میں صبح کے پہلے پیریڈ میں خاص طور سے چکر لگاتے اور رجسٹر دیکھ کر لیٹ کمرز (Late Comers) یعنی دیر سے آنے والوں کو وہی دو بید کی سزا دیتے۔ حاضری اساتذہ اسمبلی میں لگاتے۔ طلبہ نمبروار قطار میں کھڑے ہوتے استاد قطاروں کے درمیان سے گزر کر خاموش حاضری لگاتے جاتے۔ اس لئے کلاس میں رجسٹر دیکھ کر پتہ چل جاتا کہ کون دیر سے آیا ہے۔

ڈسپلن کے علاوہ ان کی علمی لیاقت بھی مسلّم تھے۔ ہیڈ ماسٹر ہونے کے باوجود نویں دسویں کے ایک ایک سیکشن کو حساب پڑھایا کرتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر کی مصروفیتوں کی وجہ سے دوسرے اساتذہ کی طرح ایکسٹرا کلاسیں نہیں لگاتے تھے' آج بھی ان اساتذہ کے لئے دل سے دعا اٹھتی ہے کہ وہ بغیر کسی فیس کے چھٹی کے بعد ہر روز یا ہفتہ میں چھٹی کے روز ایکسٹرا کلاس لگاتے ہر کس وناکس کو پڑھاتے تھے بعض دفعہ قابل لڑکوں کو ایکسٹرا سے معاف کر دیتے کہ خود تیاری کریں یہ وقت کمزوروں پر توجہ کرنے کا ہوتا۔ ان کو اپنے نام و نمود کی غرض نہیں تھی کہ کتنے لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے یا پوزیشن لی بلکہ ہر طالب علم یکساں ان کی توجہ کا مرکز ہوتا۔ اگرچہ چوہدری صاحب ایکسٹرا کلاس نہیں لگا سکتے تھے یا لگاتے تو آخر میں ٹیسٹ لینے کے لئے۔ لیکن ان کا نتیجہ کسی استاد سے کم نہیں ہوتا تھا اور ہر لحاظ سے خاطر خواہ ہوا کرتا تھا۔

کوئی استاد چھٹی پر ہوتا اور یہ کیفیت اکثر ہوتی بلکہ بعض روز تو ایک سے زائد استاد چھٹی پر ہوتے۔ ان کے پیریڈز دوسرے استادوں میں تقسیم ہو جاتے۔ چوہدری صاحب اس میں بھی استادوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اور خود بھی یہ اضافی پیریڈز لیا کرتے تھے۔ لیکن جہاں دوسرے اساتذہ اس پیریڈ میں یہی نگرانی کرتے کہ طلبہ شور نہ مچائیں وہ باقاعدہ اس مضمون کو اس جگہ سے آگے پڑھا دیتے تھے جہاں اصل استاد نے چھوڑا ہوتا اور جب وہ استاد واپس آتے اور اپنا چھوڑا ہوا سبق پڑھانے لگتے تو طلبہ ان کو بتاتے کہ وہ یہ سبق پڑھ چکے ہیں ہیڈ ماسٹر صاحب آئے تھے انہوں نے پڑھا دیا۔ بات دراصل یہ تھی کہ چوہدری صاحب پانچویں سے لے کر دسویں جماعت کے تمام مضامین خواہ سائنس کے ہوں یا آرٹس کے بغیر کسی تیاری کے پڑھا سکتے تھے۔ عربی فارسی بھی پڑھا دیتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات تو وہ نئے اساتذہ کو خاص طور سے وہ جو بغیر ٹریننگ کے ہوتے ان کی کلاس میں آ کر خواہ کوئی مضمون ہو اس کا Demonstratoin Lesson یعنی نمونہ کا سبق پڑھا کر دکھا دیا کرتے تھے۔

ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے وہ سب کھیلوں کی برابر کی سرپرستی کرتے تھے۔ ہر سال سکول میں کم از کم دو فائنل کی ٹرافیاں ضرور آتی تھیں سیمی فائنل کو شامل کر کے اس سے زیادہ ہو جاتیں۔ لیکن معلوم نہیں ہوا کہ کسی کھلاڑی کی سکول میں آؤ بھگت ہو رہی ہے۔ طلبہ کا شوق تھا جس کی پذیرائی سب کی یکساں ہوتی۔ سکول کا میگزین بھی سال میں تین بار بہت اعلیٰ پیمانہ پر شائع ہوتا۔ سالنامہ میں جیتنے والی ٹیموں کا گروپ فوٹو چھاپا جاتا۔ کبھی کوئی ایسا کھلاڑی نہیں رکھا گیا جو سکول میں داخل تو ہو لیکن پڑھائی نہ کرتا ہو اور فیس بھی ریکارڈ میں اس کی معاف رکھائی جائے۔ اور کبھی وقتی طور پر چوری غیر طالب علم کو نہ کھلایا گیا جو سرے سے سکول میں نہ ہو حالانکہ دوسرے سکولوں کے بارے میں ایسی باتیں عام سننے میں آتی تھیں۔

ایک دفعہ میں اور میرے بڑے بھائی مولود احمد خان پانی پت سے آل انڈیا ڈیبیٹ میں معینہ مضمون فی البدیہہ تقاریر دونوں میں انفرادی انعامات اور ٹرافیاں جیت کر لائے اجتماعی ٹرافی بھی ہمیں ملی۔ صرف ایک ٹرافی یعنی معینہ مضمون پر بھی ٹرافی نو سال بعد ہمارے سکول میں آئی تھی جبکہ اجتماعی ٹرافی کبھی نہیں آئی تھی۔ اتفاق سے اعلان کے وقت اسمبلی میں چوہدری صاحب کسی وجہ سے موجود نہ تھے۔ ڈپٹی ہیڈ ماسٹر استاذی المحترم محمد ہاشم خان صاحب ایم اے نے جو وہ بھی دہلی کے ممتاز اساتذہ اور اہل علم میں شمار ہوتے تھے اور فلسفہ میں ایم اے ہونے کی وجہ سے فلسفی اور منطقی مشہور تھے۔ انعامات کا اعلان کیا اور برملا فرمایا کہ یہ دو بچے اس باپ کے بیٹے ہیں جو بہت قادر الکلام مقرر ہے اور فن مناظرہ میں دہلی میں کوئی اور اس کے مقابلہ کا نہیں ہے۔ اور ان کے والد کی اس قادر الکلامی کو دراصل ان کی جماعت احمدیہ نے چار چاند لگائے ہیں جو سارے ہندوستان میں مناظروں میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ اس وقت تک چوہدری صاحب بھی تشریف لے آئے تھے اور پیچھے کھڑے سب کچھ سن رہے تھے۔ سالانہ امتحان میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا۔ طلبہ کو خیال تھا کہ امتحانوں کے اتنے قریب ہونے پر چھٹی تو کیا ہو گی اس لئے اس کا مطالبہ بھی دھیمی آواز میں کیا۔ لیکن چوہدری صاحب نے ایک قدم بڑھایا اور سب کی توقع کے برخلاف خود ایک لفظ چھٹی کا کہا اور استاذی المحترم سید وزیر الحسن عابدی صاحب کو مبارکباد دی جو ہمارے بزم ادب اور تقاریر کے انچارج تھے اور ہم بھائیوں کو شاباش کہا۔ بعد میں والد صاحب سے ملے تو ان کو بھی کہا کہ کھیلوں میں تو دو بھائی کئی بار انعامات لائے علمی مقابلہ میں ایسا پہلی بار ہوا۔ اس لئے آپ بھی مبارکباد کے حقدار ہیں۔

وہ بہت کم آمیز تھے اور معمور الاوقات بھی جماعت کے احباب ان کو ایک مخلص صاحب علم بزرگ کی حیثیت سے جانتے تھے۔ اہم جلسوں میں بھی آتے تھے مثلاً سیرت النبی ﷺ اور یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے۔ قادیان بھی ہر سال سالانہ جلسہ میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب کی تقاریر بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ حضرت صاحب ایسے علمی نکات بیان فرماتے ہیں جن سے تحقیق و جستجو کی نئی راہیں کھلتی ہیں اور پھر ساتھ نصائح بھی کرتے ہیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

بعض ملنے والوں نے جماعت کے لٹریچر کا ذکر کیا جو ان کو چوہدری صاحب سے ملا تھا۔ ربع صدی اینگلو عربک ہائی سکولوں کی مین برانچ اجمیری گیٹ میں ہیڈ ماسٹر رہنے کے بعد جو ایک بڑا اعزاز تھا انتظامیہ نے ان کو اپنی ایک چھوٹی شاخ موری گیٹ کا ہیڈ ماسٹر بنا دیا۔ وہ صبر و رضا کے ساتھ اسی پر قانع رہے۔

دو سال بعد وہ 1945ء میں نئی جگہ سے بھی باعزت واحترام ریٹائر ہو گئے اور اپنے وطن حسن گڑھ میں جا آباد ہوئے۔

حسن گڑھ کے پاس ایک بڑا قصبہ بہادر گڑھ تھا۔ اس میں بھی ایک ہائی سکول تھا وہ اس میں پارٹ ٹائم حساب پڑھانے لگے۔ زیادہ تر طلبہ ہندو تھے لیکن برا ہو مذہبی تعصب کا کہ 1947ء میں مذہبی فرقہ وارانہ فسادات میں انہوں نے چوہدری مقصود علی خان صاحب کو ان کے کنبہ سمیت شہید کر ڈالا۔

محمود مجیب اصغر صاحب

حفظان صحت، صفائی اور پاکیزگی

آج کل جب کہ ماحولیاتی آلودگی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں، پانی جو ہم پیتے اور کھانا پکانے میں استعمال کرتے ہیں اور زمین کی اوپر کی تہ جس پر ہم رہتے ہیں اور فصلیں اگاتے ہیں سب آلودہ ہو چکے ہیں۔ ہوا کی آلودگی ایک تو انڈسٹریل گندگیوں کی وجہ سے ہے اور دوسرے جسے ہم شور وغل کی آلودگی کہتے ہیں اس وجہ سے ہے یعنی Atmospheric Pollution اور Noise Pollution مل کر Air Pollution کا باعث بنتے ہیں۔ پانی کی آلودگی میں بھی بہت سارا حصہ صنعتی آلودگی کا ہے اور اس کے علاوہ تیل اور گٹر کے گندے پانی کی وجہ سے ہے۔ مٹی یا زمین کی زرخیز تہ کی آلودگی کا باعث کیمیکل، پولیتھین بیگ، زرعی زہریلی دوائیں اور دیگر کئی وجوہات ہیں۔ دن بدن ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے اور نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں جو وبال جان بن جاتی ہیں۔

جہاں ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے وہاں حفظان صحت کے عام اصولوں پر عمل کر کے انسان بہت ساری مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے قرآنی تعلیمات کو صفائی اور حفظان صحت کے بارے میں بہت عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور ظاہری صفائی اور پاکیزگی کو روحانی پاکیزگی کا ذریعہ بتایا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات ذیل میں دیئے جاتے ہیں تاکہ انہیں پڑھ کر ہمیں زندگی کے اس نہایت اہم پہلو کی طرف توجہ پیدا ہو اور ہمیں حفظان صحت اور صفائی اور پاکیزگی کا صحیح عرفان حاصل ہو تاکہ ہم ماحولیاتی آلودگی کے بداثرات سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے کوشش کر پائیں۔

ظاہری اور باطنی طہارت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توّابین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی......

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ جو محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو بلکہ توّابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہو گی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن، محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فائدہ صرف اس قدر اٹھا سکتا ہے کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ رہے۔ اور اگرچہ وہ خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا مگر چونکہ اس نے تھوڑا سا کام خدا تعالیٰ کی منشاء کے موافق کیا ہے یعنی اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا ہے اس لئے اس قدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ بعض جسمانی بلاؤں سے بچا لیا جائے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کثرت گناہوں کی وجہ سے سزا کا لائق ٹھہر گیا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے یہ حالت بھی خدا تعالیٰ میسر نہیں کرے گا کہ وہ ظاہری پاکیزگی کو کماحقہ بجا لا کر اس کے نتائج سے فائدہ اٹھا سکے۔ غرض بموجب وعدہ الٰہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنیٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی اپنی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہو جیسا کہ تجربہ کی رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدرووں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں پس گویا وہ اس طرح پر یحب المتطهرین کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں۔

اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہاء رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے جیسا کہ مثلاً یہی آیت (-) صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور متطہرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔

ایسا ہی ایک دوسری جگہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) پاک چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے کلوا من الطیبٰت۔ کا ارشاد ہے اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے واعملوا صالحاً کا ارشاد ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالم آخرت کی سزا ضروری ہے کیونکہ جب کہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کریں گے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب مولم ضرور ہم پر وارد ہو گا جو وباکی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 4، ص 336-338)

صفائی کے طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد و معاون ہے۔ اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی پاس بھی نہ پھٹکے۔

پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے اس لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی کرو۔ تو خوشبو لگا لو۔ عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اس بنا پر قائم ہے اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت اور عفونت سے روک ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(رسالہ انذار ص 7-8 مطبوعہ 1936ء)

ماحول کی صفائی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اپنے کپڑے صاف رکھو۔ بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو۔ پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 23)

والرجز فاهجر۔ یعنی "ہر ایک پلیدی سے جدا رہ"

یہ احکام اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔

عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو۔ خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو بچاؤ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔

اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کے رو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رو سے بھی ان کی صحت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

(سورۃ الاعراف: 32)

یعنی بے شک کھاؤ پیؤ مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو......

افسوس پادری اس بات کو نہیں جانتے کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے مثلاً چند دن دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے ان میں سے مردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو۔ اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بد نتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے اور یا چند روز دکھ اٹھا کر اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں۔ وبائی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے اور اس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔ پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور مونہہ سے دور نہیں کرتے ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔

اور کیسی کیسی وبائیں پھوٹتی اور موتیں پیدا ہوتی ہیں اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ لوگ مرض کی وحشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام اس جائیداد سے جو جان کاہی سے اکٹھی کی تھی دست بردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں- کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے؟

ڈاکٹروں سے پوچھو اور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیا ایسی لاپروائی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے وباء کے لئے عین موزوں اور مؤید ہے یا نہیں؟

پس قرآن نے کیا برا کیا کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دے کر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یک دفعہ فالج کی طرح گرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے-

(ایام الصلح ص 90 ص 69)

بدقسمتی سے پاکستان کے ہر شہر' ہر دیہات اور ہر اہم اور عام جگہ پر صفائی اور حفظان صحت کا خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ جو صحت افزا مقامات ہیں وہاں بھی ماحول کو اتنا گندا کر دیا گیا ہے کہ طبیعت سخت گھبراتی ہے- گلی محلوں میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر اور پولتھین بیگ تو اس قدر بکھرے پڑے ہیں کہ شاید ہی کوئی ایسی جگہ ہو جہاں بیگ برا منظر پیش نہ کرتے ہوں- رستوں میں گندگی پھینکنا ہماری فطرت ثانیہ سی بن گئی ہے لیکن جو کچھ ہمارے بس میں ہے وہ تو ہم کر سکتے ہیں اپنی جسمانی' بدنی اور گھر' گلی' کوچے' محلے' شہر کی صفائی کا خیال بھی آسانی سے رکھ سکتے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی کے بد اثرات کو کم کرنے کے لئے اور صاف ہوا کی فراہمی کے لئے شجر کاری کر سکتے ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے- آمین-

علاوہ ازیں عبادت گاہوں کی صفائی اور طہارت خانوں میں فینائل یا ڈیٹول کا استعمال بھی ہونا چاہئے- بعض عبادت گاہوں کی اندرونی صفائی کا تو اہتمام کیا جاتا ہے لیکن اس کے غسل خانے اور طہارت خانے اور وضو کرنے کی جگہیں خاطر خواہ صاف نہیں ہوتیں- بالخصوص اعتکاف کے دنوں میں جبکہ عبادت گاہوں کے ہی طہارت خانے اور غسل خانے معتکفین نے استعمال کرنے ہوتے ہیں اگر خاطر خواہ صفائی اور فینائل اور ڈیٹول وغیرہ اور دیگر جراثیم کش چیزوں کا استعمال کر لیا جائے تو کیا ہی خوب ہے-

بقیہ صفحہ 3

لاکھوں کروڑوں سے انتقام لیا گیا ہے- پس یہ انسانی نفسیات کے معاملات ہیں ان کے متعلق اس قدر بے دھڑک ہو کر جرأت سے فیصلے کرنا کہ گویا عالم اور عاقل بن گئے ہیں یہ درست بات نہیں ہے- نظام تعلیم میں دخل اندازی بہت ہی احتیاط کا تقاضا کرتی ہے یعنی جو تدریجی و راسخاً نظام ملے ہوئے ہیں ان میں رفتہ رفتہ تبدیلیاں پیدا کرنا جن کے متعلق ہمارا تجربہ بتا چکا ہے کہ اچھی بات ہے اس سے زیادہ آگے نہیں بڑھنا چاہئے-

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

مچھروں سے کیسے بچیں

مچھر کے کاٹنے سے ملیریائی بخار بکثرت پھیلتے ہیں جو ہر سال بے شمار قیمتی جانوں کے اتلاف کا باعث بنتے ہیں مچھروں سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہوں کا قلع قمع کیا جائے جہاں مچھروں کی افزائش نسل ہوتی ہے دوسرے ایسے طریق اختیار کئے جائیں کہ ان کے کاٹنے سے خود کو محفوظ کیا جا سکے اس مقصد کے لئے مچھر دانیوں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے- نیز انہیں بھگانے کے لئے کئی ایسی تدابیر ہیں جو بہت موثر ہیں ایسی کیمیائی اشیاء کو جو مچھروں کو بھگانے کا کام کرتی ہیں انہیں مچھر بھگانے والی (Mosquito Repellents) کہا جاتا ہے بعض چیزوں کو جلایا جاتا ہے اور ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں مچھر بھگانے کے لئے مختلف کمپنیاں MAT بھی تیار کر رہی ہیں جو مخصوص قسم کے بجلی کے ہیٹروں میں لگاتے ہیں اور ان میں سے اٹھنے والی بھینی بھینی مہک سے مچھر بھاگ جاتے ہیں بعض ایسی کیمیائی چیزیں ہیں جن کی بو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں یہ چیزیں تیل اور ویزلین وغیرہ میں ملا کر جسم کے ننگے حصوں پر مل لی جاتی ہیں بعض کیمیائی اشیاء کے چھڑکنے سے مچھر مر جاتے اور بو سے بھاگ جاتے ہیں- ہم ذیل میں بعض ایسے فارمولے درج کرتے ہیں جو ہم نے خود تیار کر کے مفید پائے ہیں-

مچھر بھگانے والی کیمیائی اشیاء

ان میں سٹرونیلا آئل Citronella Oil ہے- یہ Volatile Oil یا اڑ جانے والا تیل ہے جو Citron یعنی ترنج یا چکوترے کا خوشبودار تیل ہے اسے اردو میں روغن چکوترا کہتے ہیں یہ خارجاً مستعمل ہے- پرفیومری (خوشبو سازی) میں مختلف تیلوں کو خوشبودار بنانے کے کام آتا ہے اس کی خوشبو سے کیڑے مکوڑے اور مچھر نفرت کھاتے اور دور بھاگتے ہیں لہٰذا مچھروں کے بھگانے کے لئے اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے- بعض طریقے درج ذیل ہیں-

طریقہ نمبر 1

☆ سٹرونیلا آئیل ایک حصہ
☆ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 3 حصہ
☆ خوشبو- روغن چنبیلی یا روغن گلاب یا دیگر حسب پسند کوئی خوشبودار روغن (حسب ضرورت ملائیں)

تمام اجزاء کو باہم ملائیں اور Air Tight ڈھکنے والی بوتل میں محفوظ رکھیں-

ننگے حصوں پر ملیں اگرچہ یہ مرکب زہریلا نہیں تاہم منہ ناک اور آنکھ وغیرہ کو بچائیں-

طریقہ نمبر 2

☆ سٹرونیلا آئل Citronella Oil ایک حصہ
☆ یوکلپٹس آئیل Eucalyptus Oil (روغن سفیدہ ایک حصہ)
☆ مشک کافور Camphor ایک چوتھائی حصہ
☆ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 8 حصہ
☆ خوشبو حسب پسند و حسب ضرورت

تمام اجزاء کو ملا کر بند بوتل میں رکھیں-
ترکیب استعمال- حسب ترکیب مذکورہ بالا

طریقہ نمبر 3

☆ پیرافین ہارڈ ایک حصہ
☆ سٹرونیلا ایک حصہ
☆ کافور ایک حصہ یا کم بھی کر سکتے ہیں
☆ لیمن گراس آئل
☆ خوشبو حسب پسند و ضرورت

ترکیب تیاری- ویزلین اور پیرافین کو کسی چھوٹے برتن میں ڈال کر گرم پانی کے کھلے بڑے برتن میں پگھلائیں یا بہت ہلکی آگ پر پگھلائیں کہ جلنے نہ پائے- باقی اجزاء شامل کر کے خوب آمیز کر لیں اور حسب طریق مذکورہ استعمال میں لائیں-

طریقہ نمبر 4

خالص ایسڈ کاربالک 2 تا 8 حصہ- تیل سرسوں خالص یا وائٹ آئل یا ویزلین 98 تا 92 حصہ باہم خوب ملا لیں- اور آنکھیں' منہ' کان' ناک وغیرہ بچا کر لگا کر سو رہیں انشاء اللہ مچھر پاس نہیں آئے گا- حسب طبیعت مشک کافور یا کسی خوشبو کا اضافہ کر سکتے ہیں-

بچوں اور نازک مزاجوں کو 2 حصہ والا مناسب رہتا ہے-

یہی آئل اگر مٹی کے تیل اور پانی میں ملا کر چھڑکا جائے تو مچھر مر جاتا ہے اور اس کی بو سے بھاگ جاتا ہے-

خانہ ساز میٹ

عام میٹ کے سائز کا گتہ کاٹ کر کاغذ وغیرہ اتار کر اس کے اوپر چند قطرے سٹرونیلا آئل اور چند قطرے یوکلپٹس آئل اور دو قطرے کسی پسندیدہ خوشبو کے ڈال کر ہیٹر میں لگا دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مچھر نہیں کاٹے گا- عام درمیانہ سائز کے کمرے کے لئے یہ کافی ہے- اگر صرف سٹرونیلا آئل اور خوشبو کا استعمال کر لیا جائے تو بھی ٹھیک ہے- اگر بجلی نہ ہو تو لالٹین کی بتی ہلکی کر کے اس کی چھت پر رکھ سکتے ہیں- یہ خانہ ساز میٹ اور دیگر طریقے جو اوپر مذکور ہوئے مؤثر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سستے بھی ہیں اور غریب لوگوں کی معاشی دسترس کے اندر ہیں- نیز بے روزگار لوگ ان اشیاء کو پیک کر کے بطور روزگار اپنا سکتے ہیں- ان چھوٹے چھوٹے کاموں میں خاصا مارجن ہے آپ اپنے بچوں کا پیٹ بخوبی پال سکتے ہیں ان میں معاشرے کی خدمت بھی ہے اور باعزت روزگار بھی-

اجزاء کا حصول

ہم کسی فروخت کنندہ ادارے کے ہرگز ایجنٹ نہیں تاہم قارئین کی سہولت کے لئے قابل اعتماد لوگوں کی نشان دہی کر دیتے ہیں جہاں سے اجزاء اصلی اور صحیح نرخوں پر مل سکتے ہیں- یہ اشیاء عام طور پر لاہور ایمنس ہاؤس شاہ عالم مارکیٹ لاہور' کراچی امپورٹنگ ایجنسیز پاپڑ منڈی بوتل بازار شاہ عالم مارکیٹ لاہور' اسد کیمیکل معراج مارکیٹ شاہ عالم لاہور سے مل جاتی ہیں-

سٹرونیلا آئل یوکلپٹس آئل اور لیمن آئل تیار کرنے کی ترکیب

جو لوگ یہ آئل خود تیار کرنا چاہیں مندرجہ ذیل طریق سے تیار کر سکتے ہیں چکوترا کے تازہ چھلکے 100 گرام کچل کر ایک لٹر وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص میں ڈال کر کسی کھلے منہ والے شیشے یا چینی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں اور تین دن تک پڑا رہنے دیں تین روز کے بعد پہلے چھلکے نکال دیں اور تازہ ڈال دیں اسی طرح چار پانچ مرتبہ کریں اس کے بعد اس کو چھان کر محفوظ رکھیں اور استعمال میں لائیں سفیدہ کے نرم پتے کچل کر اسی مقدار میں ڈالنے سے اسی طریق پر روغن سفیدہ اور ایسے ہی روغن لیموں تیار کیا جا سکتا ہے یہ گھر پر تیار کئے جانے والے روغن بہت سستے پڑتے ہیں-

اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 6- نومبر 98ء میں بسلسلہ تحریک جدید فرمایا-

"حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو- یہ ایسی تحریک ہے جو ہر وقت جاری رہنی چاہئے اپنی بیوی بچوں کو بتاتے رہیں اور مالی قربانی کی تحریک کرتے چلے جائیں اور بتائیں کہ اللہ تعالیٰ بہت سے دکھ چندوں کی بدولت دور کر دیتا ہے اور جو بھی خرچ کرتا ہے اللہ اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے-"

اس ارشاد کی تعمیل میں عہدیدار حضرات اپنی اپنی جماعت میں اسے سنائیں اور سال نو تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست جلد از جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے (ریٹائرڈ) انچارج خلافت لائبریری ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزہ صفیہ اہلیہ عزیزم عبداللہ ٹھیکیدار مرحوم دارالرحمت شرقی الف ربوہ مورخہ 99-3-30 بوقت شام ،بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

مرحومہ بے حد صابرہ، شاکرہ اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار تھی۔ عزیزہ نے اپنی والدہ کے ساتھ بچپن حضرت سیدہ ام طاہر، سیدہ مہر آپا صاحبہ کے ہاں ان کی خدمت میں گذارا۔ وہیں جوان ہوئیں اور خود حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے ان کی شادی کی اور سندھ سے رخصتی ہوئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 99-4-1 کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم قریشی نور الحق صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی الف نے کروائی۔

عزیزہ برادرم ماسٹر محمد حمید الدین احمدی مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بیٹی جو کہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شامل تھے اور عمویم مکرم مستری فضل الدین صاحب احمدی جنہیں منارۃ المسیح قادیان کی بنیادی اینٹ نصب کرنے کی سعادت حاصل تھی کی پوتی تھیں۔ اور میرے بڑے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب کی بہو تھیں مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹیاں امتہ الرافع اہلیہ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل نسیم سیفی اور امتہ الشافی اہلیہ محمد مصلح الدین صاحب ابن چوہدری محمد علیم الدین صاحب مرحوم امیر اسلام آباد اور دو بیٹے عبدالرحمن خالد اور جاوید احمد جو دونوں جرمنی میں ہیں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

تمام احباب کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل اور اپنی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق ملتے رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ مجیبہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب- داؤد میڈیکل سٹور مین بازار کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ 26- مارچ 99ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 11 بجے دن بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں- آپ کی عمر 53 سال تھی- آپ نے قریباً ساڑھے بائیس سال کا طویل عرصہ بیماری کی حالت میں نہایت صبر اور خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گذارا- آپ نے اپنے لواحقین میں خاوند محترم کے علاوہ دو بیٹے مکرم امیر قیصر داؤد اور امیر عامر داؤد چھوڑے ہیں- بروز ہفتہ 27- مارچ بیت الاحمدیہ کوٹلی شہر سے ملحقہ قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی- قبر تیار ہونے پر محترم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب امیر ضلع کوٹلی نے دعا کروائی-

احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ پر اپنی ستاری کا پردہ ڈالتے ہوئے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

چوہدری صفدر زمان صاحب مانگٹ آف اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ ملک مقصود احمد صاحب آف بدوملہی بعارضہ فالج بیمار ہیں- احباب ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

مکرم سلمان احمد خالد صاحب مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 13- مارچ کو بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور نے از راہ شفقت نام ارسلان احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب آف علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر صالح اور خادم دین بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان دارالقضاء

(مکرم احمد سعید اختر صاحب بابت ترکہ مکرم فضل الرحمن صاحب بسمل صاحب)

مکرم احمد سعید صاحب ابن مکرم فضل الرحمن بسمل صاحب معرفت نمبر 5/6 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- قطعہ نمبر 27/6 دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے- ان کا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ زینت النساء صاحبہ (بیٹی)
2- مکرم عبداللطیف صاحب شاہد (بیٹا)
3- مکرم احمد سعید اختر صاحب (بیٹا)
4- مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (بیٹا)
5- محترمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ نصرت فرزانہ صاحبہ (بیٹی)
7- مکرم طارق منصور احمد صاحب (بیٹا)
8- مکرم خالد بلال احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

نکاح

مکرم عامر لطیف عمران صاحب ابن مکرم محمد لطیف بٹ صاحب دارالرحمان ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ فرزانہ مرزا بنت مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ (سابق کارکن وکالت دیوان) تحریک جدید ربوہ مورخہ 16- نومبر 98ء کو ہوئی اس روز بعد نماز عصر "ایوان محمود" میں مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے نکاح بعوض -/40000 روپے حق مہر پڑھا جس کے بعد رخصتی عمل میں آئی- اگلے دن 17- نومبر 98ء دعوت ولیمہ بصورت دعوت عصرانہ دی گئی- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

تقریب شادی

مکرم عبدالرحمن اورلیس صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج روڈ ضلع نارووال کا نکاح ہمراہ عزیزہ مصباح سعید بنت مکرم محمد سعید احمد صاحب بوستان کالونی قینچی امرسدھو لاہور 99-7-19 کو مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ نے بعوض 36000 روپے حق مہر پر لاہور میں پڑھایا۔

20- فروری 99ء کو رخصتانہ ہوا- اگلے روز مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب نے کنجروڑ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب نے عصرانہ میں شرکت کی۔

احباب جماعت سے شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

فیڈرل کالج آف آرٹس اینڈ ڈیزائن جامشورو (سندھ) نے چار سالہ بیچلر پروگرام (ڈیزائن) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- کم از کم تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے- داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ (فری ہینڈ ڈرائنگ) وانٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہوگا- داخلہ فارم وغیرہ دفتر سے 250 روپے کے عوض دستیاب ہیں- مزید معلومات کے لئے ادارہ واقع حیدر آباد فون:- 771188- فیکس:- 771372 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

الفضل کے پرانے شماروں کے بارے میں

ضروری اعلان

جن دوستوں کے پاس اخبار الفضل کے پرانے شمارے زیادہ مقدار میں جمع ہو چکے ہیں اور ان کے پاس اخبار کو سنبھالنے کی جگہ نہیں ہے- ان کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ الفضل کے پرانے شمارے دفتر الفضل میں بھجوا دیں- مختلف جماعتوں میں اگر ایسا انتظام ہو سکے کہ یہ شمارے ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں اور دفتر الفضل کو اطلاع دے دی جائے تو دفتر الفضل یہ شمارے وہاں سے اٹھوانے کا انتظام بھی کر سکتا ہے۔

(مینیجر الفضل)

☆☆☆☆☆☆

گمشدگی سند میٹرک

مکرم محمد اکرم بابر ولد مکرم محمد جمال صاحب کی سند میٹرک رول نمبر 12918 سال امتحان 1987ء سرگودھا بورڈ کہیں گر گئی ہے- اگر کسی دوست کو ملے تو کوارٹر نمبر 169 صدر انجمن احمدیہ میں مکرم محمد جمال صاحب کو پہنچا دیں- شکریہ۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

طور پر نیام سے ننگا کیا اور تمام (دین حق) کے دشمنوں کو اسی تلوار سے کاٹا ہے- بخشش لازماً خدا کی صفت ہے ورنہ بندے کو عطا نہیں ہو سکتی تھی- "جو گناہ بخشنے کا خُلق اس میں موجود ہے" خُلق یہ ہے "اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے" اب سوال یہ ہے کہ اسے ظاہر کرنے کے لئے موقع کیوں نکالا جائے- اس لئے بندوں کو گنہگار کیا جائے تاکہ یہ خُلق ظاہر ہو؟ یہ بھی ایک الگ مسئلہ ہے- دراصل جو خُلق ہے یہ ایک طبعی صفت ہوا کرتی ہے جو از خود پھوٹتی ہے- جیسے پھول کا رنگ دکھائی دیتا ہے- اس کی خوشبو پھوٹتی ہے- اللہ تعالیٰ کی صفات کا پھوٹنا ایک طبعی امر تھا لیکن یہ جو فرمایا کہ اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے یہ اس لئے کہ بندہ جو گناہ کر سکتا ہے اللہ نہیں کر سکتا- اس کے گناہ کو بخشنے کی خاطر خدا کا یہ خُلق بطور خاص ظاہر ہو اور موقع یہ ہو کہ جب انسان گناہ میں مبتلا ہو کر دیکھے کہ میرے خدا نے مجھے بخشا ہے تو اس کے اندر جو بخشش کا جذبہ ہے وہ اور زیادہ چمکے۔

(روزنامہ الفضل- ربوہ 14 ستمبر 1998ء)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8-اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
9-اپریل غروب آفتاب۔ 6-36
10-اپریل طلوع فجر۔ 4-19
10-اپریل طلوع آفتاب 5-43

عالمی خبریں

مڈٹرم الیکشن کا اشارہ

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے مڈٹرم الیکشن کا اشارہ دے دیا ہے۔ دوسری طرف نیا اتحاد قائم کرنے کے لئے اپوزیشن نے صلاح و مشورے شروع کر دیئے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی نے آئندہ اقتدار کے لئے کانگرس کو حمایت کی پیشکش کر دی ہے۔ کانگرس نے یہ بھی کہا ہے کہ آئندہ حکومت بنانے کے لئے جے للیتا سے بھی بات ہو گی۔

مشترکہ کرنسی کی بھارتی تجویز

بھارت نے تجویز دی ہے کہ سارک ممالک کے لئے مشترکہ کرنسی اختیار کی جائے۔ بھارت کا خیال ہے متحدہ یورپ کی کرنسی یورو کی طرز پر جنوبی ایشیا کے لئے بھی مشترکہ کرنسی کا نظام رائج کیا جائے۔ یہ بات ممبئی میں سارک چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اجلاس میں پیش کی گئی ہے۔

سینکڑوں مسلمانوں کی ہلاکت

یوگوسلاویہ میں سربوں نے سینکڑوں مسلمانوں کو گولی سے اڑا دیا۔ چار دیہات میں 178 مسلمانوں کو تیس تیس اور چالیس چالیس کے گروپوں میں تقسیم کر کے فائرنگ سکواڈ کے حوالے کر دیا گیا۔

5 لاکھ مسلمان بے گھر

اب تک کسووو سے نکالے گئے مسلمانوں کی تعداد 5 لاکھ ہو چکی ہے صرف مقدونیہ میں ایک لاکھ بیس ہزار مہاجر آ چکے ہیں۔

نیٹو کے حملے

سربوں کے ٹھکانوں پر نیٹو کے حملے جاری ہیں ایک فوجی قافلے پر طیاروں نے حملہ کیا۔ بلغراد' پرسٹینا' مونٹی نیگرو اور جنوب مغربی سربیا پر حملوں میں شدت آ گئی۔ بلغراد کے مضافات میں کیمیکل پلانٹ پر دوبارہ حملے کئے گئے۔ ایک اور فیکٹری پر بھی حملہ ہوا۔ پرسٹینا میں 21 دھماکے ہوئے۔

او آئی سی کا کسووو پر اجلاس

جینیوا میں اسلامی کانفرنس کے رابطہ گروپ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ پاکستانی وزیر خارجہ سرتاج عزیز اجلاس میں شامل ہیں۔

پاکستان فوج بھیجنے پر تیار ہے

پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک کسووو میں اپنی فوج بھجوانے پر تیار ہے۔ اسلامی کانفرنس اس بارے میں اسلامی ملکوں کی فوج بھجوانے کا فیصلہ کرے تو ہم تعمیل کریں گے۔

بوسنیا سے بھی زیادہ بھیانک

امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ کسووو سے جو اطلاعات آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کسووو میں بوسنیا سے بھی زیادہ بھیانک قتل عام ہوا ہے۔ آسٹریلیا نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیٹو کے حملے مسلمانوں کی بے دخلی نہیں روک سکے۔

امریکی پابندیاں نامنظور

فرانس اور کینیڈا کی دو آئل کمپنیوں نے امریکی پابندیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایران میں تیل کی تلاش کا معاہدہ کر لیا ہے۔

لاکربی کیس

ہالینڈ میں لیبیا کے دو باشندوں پر لاکربی کیس میں فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ان پر امریکی کمپنی کا طیارہ تباہ کرنے کا الزام ہے۔

ملکی خبریں

بجلی سستی کرنے پر منا لیا

وزیر بجلی گوہر ایوب خان نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کو بجلی سستی کرنے پر راضی کر لیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 9 نجی پاور پراجیکٹس کو دیئے گئے نوٹس واپس لئے گئے ہیں۔ 5 کمپنیاں نرخ کم کرنے پر آمادہ ہو گئی ہیں۔

عدالتی کمیشن احتساب بنچ میں

عدالتی کمیشن جو سوئٹزرلینڈ گیا تھا اس کی تفاصیل احتساب بنچ میں زیر بحث لائی جا رہی ہیں کمیشن کے سربراہ نے بتایا کہ سوئس جج کے دستخطوں کی تصدیق نہیں کی گئی۔ جج نے اپنے دستخطوں کا اعتراف کیا تھا اس لئے میں نے انہیں بلانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ جج ڈینیئل فرانسیسی بولتے تھے میں ترجمان کے ذریعے بات کرتا تھا۔ میں نے 210 منٹوں میں دستاویزات کے 160 سے زائد صفحات کا معائنہ کیا۔ درجنوں دستاویزات فرانسیسی زبان میں ہیں۔

سرگودھا فائرنگ کی تحقیقات کا حکم

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے سرگودھا میں فائرنگ کے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ اس واقعہ میں پہلے ریاض بسرا کو مارنے کا دعویٰ کیا گیا بعد ازاں اس کی تردید کر دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ حکومتی ساکھ کا معاملہ ہے۔

خدمت کمیٹیوں کو قانونی تحفظ

خدمت کمیٹیوں کو قانونی تحفظ دینے کے لئے مسودہ قانون تیار کر لیا گیا ہے منظوری کے لئے جلد وفاقی کابینہ میں پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدمت کمیٹیوں کو سرکاری دفاتر میں چھاپوں اور بدعنوانیوں کی تحقیقات کا قانونی حق حاصل ہو جائے گا۔

ریاض بسرا کا خواب

کسی نامعلوم مقام سے فون پر باتیں کرتے ہوئے ریاض بسرا نے کہا ہے کہ میری ہلاکت کی خبریں پھیلانے والوں کو جلد رونا پڑے گا۔ ہلاک ہونے والوں کا لشکر جھنگوی سے کوئی تعلق نہیں حکومت ان کے اہل خانہ سے معذرت کرے۔ ریاض بسرا نے کہا کہ نئی حکمت طے کرنے کے لئے اپنے جرنیلوں کو طلب کر لیا ہے۔

اسلام آباد میں مظاہرے فائرنگ

اسلام آباد میں سی ڈی اے کا عملہ نور پور شاہاں میں تجاوزات گرانے گیا تو دکاندار اور مکین مشتعل ہو گئے پولیس اور عملے پر ڈنڈوں اور سریوں سے حملہ کر دیا۔ تمام سرکاری اہلکار بھاگ نکلے۔ کرین اور ٹرک کو آگ لگا دی گئی۔ سرکاری افسروں نے شام کو دوبارہ ریڈ کی اور آٹھ ہوٹل' 39 دکانیں اور 114 شیڈ اور تھڑے مسمار کر دیئے۔ بکتر بند گاڑیاں استعمال کی گئیں۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

آپ کیلئے ایک اچھی خبر

ربوہ میں گزشتہ 34 سال سے خود کاپیاں بنانے والے المشہور (رؤف نوٹ بک) اب مضبوط جلد اور نہایت عمدہ 60 گرام کاغذ میں بہت ہی سستے ریٹ پر آپ کی خدمت میں کاپیاں پیش کرتے ہیں۔

-/5 روپے گارڈ والی کاپی	64 صفحات	-/43 روپے فی درجن
-/10 روپے گارڈ والی کاپی	112 صفحات	-/90 روپے فی درجن
-/10 روپے جلد والی کاپی	112 صفحات	-/96 روپے فی درجن
-/15 روپے جلد والی کاپی	192 صفحات	-/150 روپے فی درجن
-/20 روپے جلد والی کاپی	240 صفحات	-/192 روپے فی درجن
-/25 روپے جلد والی کاپی	288 صفحات	-/228 روپے فی درجن
-/30 روپے جلد والی کاپی	320 صفحات	-/288 روپے فی درجن
-/40 روپے جلد والی کاپی	400 صفحات	-/384 روپے فی درجن

نیز لوکل ناظم کی تمام کتابیں 'خلاصہ جات' گائیڈیں' آئینہ جات اور نصرت جہاں اکیڈمی کی کتابیں اور کاپیاں بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔ عمدہ' مضبوط اور خوبصورت سکول بیگ آپ کی سوچ سے بھی رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
(جلدی کریں کہیں سٹاک ختم نہ ہو جائے)
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون 212297

البشیرز معروف و قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی 1 نزد ناظر زراعت کلاتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی وضع قطع نئی سج دھج کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171
04524-510

سفید موتیا Rs 1200
لیزر کے ساتھ Rs 3500
رہائش کیلئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ ونیالہ خورد
کلینک 04443-621371
رہائش 0442-512436

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
• ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور • مشہور ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' ٹکیاں اور گلوبولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں • 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
771
213156

ایکسپورٹ ٹرافی ایوارڈ حاصل کرنے والے
جی ایف سی پنکھے
مستند گارنٹی کے ساتھ
یہ تاریخی ایوارڈ اعلیٰ معیار کی بدولت حاصل کیا۔
پنکھوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ڈیلر: پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
211007